



اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

تینیسوال اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 22 جنوری 2011ء بمقابلہ 17 صفر 1432ھ بروز ہفتہ -

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ	03
2	وقہہ سوالات -	04
3	رخصت کی درخواستیں -	13

## ایوان کے عہدیدار

اپیکر ----- میر محمد اسلم بھوتانی

ڈپٹی اپیکر ----- سید مطعی اللہ آغا

## ایوان کے افسران

جناب محمد خان مینگل ----- سیکرٹری اسمبلی

جناب محمد عظیم داوی ----- ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)

جناب مقبول احمد شاہ وانی ----- چیف رپورٹر



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 22 جنوری 2011ء بمقابلہ 17 صفر 1432ھ بروز ہفتہ - بوقت صبح 11 بجھ 45 منٹ پر زیر صدارت  
جناب محمد اسلم بھوتانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبَّنَا لَا تُرْغِبْنَا قُلُوبَنَا بَعْدَ اذْهَبْنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً حِنْكَ اَنْكَ اَنْتَ الْوَهَابُ ﴿١﴾  
رَبَّنَا اِنْكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ طِينَ اِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٢﴾ اِنَّ الَّذِينَ  
كَفَرُوا لَنْ تُغْنِي عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اُولَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا طِينَ  
وَأُولَئِكَ هُمُ وَقُودُ النَّارِ ﴿٣﴾

﴿پارہ نمبر ۳ سورہ آل عمران آیات نمبر ۸ تا ۱۰﴾

ترجمہ: اے رب نہ پھیر ہمارے دلوں کو جب تو ہم کو ہدایت کر چکا اور عنایت کر ہم کو اپنے پاس سے رحمت تو ہی ہے سب کچھ دینے والا۔ اے رب تو جمع کرنے والا ہے لوگوں کو ایک دن جس میں کچھ شبہ نہیں پیشک اللہ خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ۔ پیشک جو لوگ کافر ہیں ہرگز کام نہ آؤں گے ان کو اکنے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ کے سامنے کچھ اور وہی ہیں ایندھن دوزخ کے۔

وَمَا عَمَلَيْنَا إِلَّا أَلْيَلَاغُ۔

**جناب اپسکر:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - وَقَدْ سَوَالَتْ - مُحْتَرِمَةُ بَنیَّةِ عِرْفَانِ صَاحِبَ، اپنا سوال پُکاریں۔

**میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت):** point of order.

**جناب اپسکر:** اسد بلوچ on a point of order.

**وزیر زراعت:** جناب اپسکر صاحب! ایک ایسی اہم نویت کا مسئلہ اس اسمبلی میں میں پیش کر رہا ہوں، جسکا تعلق اس پورے اسمبلی کے ممبران اور پورے بلوچستان کے حوالے سے مسلک ہے۔ گورنمنٹ کا جناب اپسکر صاحب! یہ فرض بتا ہے، کوئی بھی گورنمنٹ ہو، کہ وہ روزگار کے موقع پیدا کریں۔ اور آئین میں انکو ضمانت دی گئی ہیں۔ حال ہی میں جناب F.C., Custom Act کے حوالے کی گئی ہے۔ اس Act کے حوالے سے ہمارے جودو بارڈرز ہیں، افغانستان اور ایران۔ یہاں کے لاچار اور بلوچستان کے غریب لوگ اس بارڈر سے روزگار کر رہے ہیں۔ اور اپنی پیٹ کی آگ بُجھا رہے ہیں۔ ہم اسکو کوئی سمجھنہیں سمجھ رہے ہیں۔ اور روزمرہ کی اشیاء یہاں سے لیکر آتے ہیں۔ آپ کوپتہ ہے کہ اگر بلوچستان کی آبادی ایک کروڑ ہے، تو پچاس لاکھ لوگ اسی دونوں بارڈروں سے وہ اپنی روزی روٹی کمارہ رہے ہیں۔ اور ہم سمجھ رہے ہیں کہ اس کی وجہ سے اپنے point of order پر باتی بھی ساتھی ہمیں support کریں گے، قرارداد کے حوالے سے، مرکزی گورنمنٹ سے اپل کیجائے کہ یہ Custom Act جو آئین کے تحت جو اسی دنوں بارڈروں سے وہ اپنی روزی روٹی کمارہ رہے ہیں، وہ F.C. کو نہیں دیا جائے۔

**جناب اپسکر:** آپ proper طریقے سے ایک move کریں قرارداد اسمبلی سیکرٹریٹ میں۔ اُس پر rules کے مطابق چلیں گے، بالکل جی۔

**انجینئر زمرک خان (وزیر مال):** جناب اپسکر۔

**جناب اپسکر:** جی زمرک خان صاحب۔

**وزیر مال:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - مہربانی جناب اپسکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں کل جو اسلام آباد میں سنٹرل ڈیلپمنٹ ورکنگ کمیٹی ہوئی ہے۔ اُس پر میں وزیر اعلیٰ بلوچستان، ہمارے Finance Minister، انگی کاؤشوں جو بھی ہمارے صوبے میں جو قلعہ کے شکار جو شعبے تھے، انکے لیے 21 ارب روپے مالیت کے جو فنڈ ز Jarی ہوئے ہیں، میں انکے ان کاؤشوں کو سراہتا ہوں۔ اور اس پر میں وزیر اعظم پاکستان، یوسف رضا گیلانی صاحب، صدر پاکستان، زرداری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بلوچستان کے جو تعلیم، زراعت، سیاحت اور جو شعبے تھے جو قلعہ کے شکار تھے اور فنڈ ز کی وجہ سے وہ رکے ہوئے تھے، وہ جاری کر دیے۔ دوسرا مسئلہ۔۔۔ (مداخلت) pass ہو گئے، تو جاری ہوا ہے۔ وہ آرڈر جاری ہوتا ہے کوئی وہ تو نہیں ہوتا ہے کہ اُسکو cancel کر دیتے ہیں۔ دوسرا مسئلہ جناب اپسکر صاحب! ہمارے جو گیس کا جلوڈ شیڈنگ ہے یا جو بھی گیس بند ہوتی ہیں، اُس پر، میں آپ کو بتا دوں کہ ہمارے بلوچستان کا 145MMSDF Formula جوانکا ہے

گیس کمپنی کا، وہ بلوچستان کو ملتا تھا۔ اور اسکو گھٹا کے MMSD 120 پر لے آیا۔ اور 25 جوان کافار مولا جو MMSD ہے وہ کراچی ایکٹرک سٹی کو جو ہے وہ انہوں نجی دیا، کروڑوں روپے پر۔ تو اس وجہ سے آپکو پتہ ہے کہ کل بھی گیس کی جو تھی وہ کمی تھی اور بند تھیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس پر ہمیں ایک احتجاج کرنا چاہیے۔ اور اقدامات اٹھانے چاہیے کہ ہمارے جو بھی حصہ تھا 145 وہ واپس کر دیا جائے۔ اور تیرسا مسئلہ، جو ہمارے میں الاقوامی شاہراہ جو چین، قلات، کوئٹہ، ہرنائی اس شاہراہ کیلئے 20 کروڑ روپے منظور کرایا گیا اور release بھی کرایا گیا۔ لیکن ابھی تک ٹھیکیدار بھی غائب ہے۔ رود بھی بند ہے۔ بارشوں کی وجہ سے لوگ جو ہیں ایکسٹریٹ ہوتے ہیں۔ گاڑیاں لگتی ہوتی ہیں۔ اور بہت سی اموات بھی ہوئے ہیں، اگر آپکو پتہ ہو۔ تو اس حوالے سے میں کہتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی فنڈز release ہوتے ہیں۔ یا ہمیں ملتے ہیں، شاہراہوں کیلئے۔ وہ کبھی پنجاب میں ملتا نہ کی طرف جاتے ہیں یا سندھ میں کسی اور طرف چلے جاتے ہیں۔ تو ہمیں بھی میں آپ سے request کروں گا کہ آپ NHA کے یہاں پر G.M. بیٹھے ہوئے ہیں اُنکو بولا کیں۔ تو اس پر آپ انکو بتا دیں کہ ہماری یہ روڈوں کی کیا حالت ہیں؟ میں حقیقت میں آپکو بتا دوں۔ کیپٹن صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ چمن جاتے ہوئے تو انسان کا دل نہیں چاہتا ہے۔ افغانستان میں ایک وقت جب روڈ اتنے گندے تھے جب وہاں پر یہ جنگ چل رہی تھی جو تین سال میں وہ روڈ اتنے خراب ہوئے تھے جس طرح ہمارا بھی چمن کا روڈ ہے۔ تو چمن، قلات آپ دیکھ لیں کہ اسکی کیا حالت ہے؟ کہ وہ جلد سے جلد جو ہے۔ اور وہ میخترا، کلینگری بھی ہے، ڈریہ غازیخان روڈ بھی ہے۔ یہ سب تعطل کا شکار ہیں۔ کب تک ہم اسکو برداشت کریں گے؟ کہ اسکا فنڈز جو ہیں ملتا ہے لیکن کہیں اور چلا جاتا ہے۔ تو اس پر آپ ان سے بات کر لیں۔ اور بھلی کا جو ہے ہمارے کچھ 42 فیڈرز ہمارے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور ہمارے ہاں پچھلا season آپ دیکھ لیں کہ کتنی تباہی سے ہماری جو ہے زمیندار ہیں، وہ شکار ہوئے ہیں۔ ہمارے سبزی جات، ہمارے fruits سب کچھ تباہ ہو گئے۔ اور پھر سب سیدی ہی جو ہے وہ ابھی اسکا Notification بھی نہیں ہوا ہے۔ اسکو بحال کرنا چاہیے۔ پھر یہاں پر لاکھوں کی تعداد میں جو لاکھوں روپے وہ جو ہے میں بھیجتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں جی ہی فیڈر بند کر دیتے ہیں۔ پھر بھلی بند کرتے ہیں۔ ہمارے زمیندار تو یہاں سے بھاگنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کوئی کراچی چلے جاتے ہیں، کوئی لاہور چلے جاتے ہیں، کوئی پشاور خوا چلے جاتے ہیں کہ کوئی روزگار ڈھونڈ لیں۔ کیونکہ باغات تو تباہ ہو گئے ہیں۔ کچھ بھی نہیں ہیں۔ تو میں یہ request کرتا ہوں کہ آپ یہاں پر جو ہمارے چیف ایگزیکٹو ہیں واپڈا کے، انکو بلا لیں۔ اور اسکے ساتھ یہ بھی بات کر لیں کہ ہمارے کویت فنڈز کے جو دو سال سے ابھی تک ہم نے payments کیئے ہیں۔ 2008ء سے۔ ہمارے اسکیمات ابھی تک بند پڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے سرکاری ٹیوب ویلز ہم نے لگائے پچھلے سال سے۔ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں پانی چاہیے۔ پینے کا پانی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ٹرانسفارمر وہاں پر نہیں لگے گا تو پانی کہاں سے ملے گا؟ ڈریٹھ سال سے اب ہم نے payments کیں۔ میں اپنی اسکیموں کی بات

کروں گا۔ کہ آج تک انہوں نے ٹرانسفارمنگیں لگائے۔ میں نے دس سے پندرہ دفعہ میں یہاں پر CO کے پاس گیا ہوں کہ آپ لگائیں۔ لیکن میں مجبور ہوں کہ میں نے انکو کہا کہ میں یہ مسئلہ جو ہے پھر اسی میں میں آٹھا لوں گا۔ آپ جانیں آپ کام جانیں۔ تو اسکو بتائیں، سختی سے انکو جو ہے تقید کی گئی ہے۔ وہ جو ہے انکو ہدایت کیجائے کہ اُس پر عملدرآمد کیا جائے۔

**جناب اپیکر:** آپ کے Points on record میں گے اُن سے بھی جناب جب آئیں گے اُن سے بھی request کریں گے اور جو concerned ملکے ہیں، اُن سے بھی ہم رابطہ کریں گے۔ جی سرور صاحب۔

**مولوی محمد سرور موی خیل (وزیر مخت و افرادی قوت):** شکریہ جناب اپیکر! زمرک خان صاحب نے کل اسلام آباد کے کسی میٹنگ کے حوالے سے بات بھی کی اور کسی کا نام لیکر انکو مبارکباد بھی دی۔ جناب اپیکر! میں کسی کو مبارکباد دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔

**جناب اپیکر:** کیوں؟ کیوں آپ پوزیشن میں نہیں ہیں؟

**وزیر مخت و افرادی قوت:** بلکہ کل والی جو میٹنگ ہے وہ اُسکی میں بھرپور مدد ملت کرتا ہوں۔

**جناب اپیکر:** آپ CWPD کی نہ مت کرتے ہیں؟

**وزیر مخت و افرادی قوت:** جی میں نہ مت کرتا ہوں۔

**جناب اپیکر:** کیوں؟ وہ تو بلوچستان کیلئے اتنے وزیر اعلیٰ نے منظور کرواۓ ہیں تو آپ کو تو خوش ہونا چاہیے؟۔

**وزیر مخت و افرادی قوت:** جناب اپیکر! آپ مجھے time دینے گے تو میں نہ مت کی آگے وضاحت بھی کروں گا۔

**جناب اپیکر:** جی، جی۔

**وزیر مخت و افرادی قوت:** میں اُسکی بھرپور مدد ملت کرتا ہوں۔ اسلئے کہ اُس میں وہی اسکیمات زیر بحث آئے ہیں اور وہی اسکیمات منظور ہوئے ہیں جنکے ساتھ کسی نہ کسی کی دلچسپی ہے۔ وہ اسکیمات قطعاً منظور نہیں ہوئے ہیں، جو بلوچستان کے عوام کی مفاد میں ہیں۔ جناب اپیکر! ایک روڑ ہے جو افغان بارڈر سے واگہ بارڈر تک اس صوبے کی اور اس ملک کی عوام کو ایک سہولت دے سکے گا۔ وہ پچھلے دو سال سے یعنی 2009-2010ء کی PSDP میں شامل رہا۔ اور دوسری سال 2010-2011ء کی PSDP میں شامل رہا۔ اسکا کوئی ذکر اس میں نہیں آیا۔ ہماری بار بار، یہاں کی جو بڑے ہیں، اُنکے ذریبار میں درخواست پیش کرنیکی، اور اسلام آباد میں جو بڑے ہیں، اُنکے ذریبار میں درخواست پیش کرنے سے کچھ نہیں ہوا۔ وہی ہوا ہے، وہی اسکیم منظور ہوا ہے جسمیں کسی کو ختم سکتا ہے۔ اور جسمیں X نہیں مل رہا تھا اسکو کھٹے لائیں گا دیا گیا ہے۔ میں موی خیل کے عوام کی آواز پر اس فیصلے اور اس میٹنگ کی بھرپور مدد ملت کرتا ہوں۔ اُس روڑ کا نام ہے جناب اپیکر! اور الائی، مرغ کبزی، موی خیل، ڈریب، تونسہ شریف روڑ۔ جملی total لاگت بھی ساڑھے سات ارب روپے۔ اس سال میں اُسکے لئے تمیں کروڑ

روپے رکھے گئے تھے۔ اب میں نے سنا ہے کہ ان تمیں کروڑ میں سے پندرہ کروڑ روپے نصیر آباد کی کسی ضروری روڈ کیلے shift کر دیے ہیں۔ جو کہ بقیا ہم سے وہ زیادہ اہم بھی ہے۔ اور باش کے لوگ شاید یہاں کے لوگوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** سرور صاحب! آپ روڈ کا مطالبہ تو جائز ہے۔ لیکن جو اتنے ترقیاتی کام کل CM صاحب نے منظور کروائے، اُنکی مدت تو نہیں کریں نا۔

**وزیر محنت و افرادی قوت:** نہیں sir! میں بالکل کروں گا۔ آپ ریکارڈ پر آنے دیں۔ ریکارڈ سے نہیں نکالیں۔

**وزیر زراعت:** جناب اسپیکر! CM نے جس میٹنگ میں شریک ہو کے بلوچستان کے لئے 28 ارب روپے یہ رقم بلوچستان ہی میں خرچ ہونگے جس کے ہیں سرزی میں پر خرچ ہونگے۔ ہم CM کو داد دینگے اُنکی جرات کو داد دینگے۔ (ذیک بجائے گئے)۔

**وزیر محنت و افرادی قوت:** جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** سرور صاحب آپ بیٹھیں۔ کمیشن کے الفاظ حذف کیئے جائیں۔

**جناب اسپیکر:** تھی ظہور احمد بلیدی صاحب۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے اپی سی ڈی اے):** جناب اسپیکر! ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ مولانا سرور صاحب کی اسکیمات کو اگلی PSDP کی میٹنگ میں شامل کیا جائے۔ جناب اسپیکر! اسکے ساتھ ساتھ یہ جو بلوچستان میں 28 ارب روپے کی جو اسکیمات منظور ہوئی ہیں، سنٹرل ڈولپمنٹ ورکنگ پارٹی میں، یہ واقعتاً خوشحالی کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ اور اس پر ہم سی ایم بلوچستان اور پرائم منسٹر پاکستان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے بلوچستان کے اسکیمات کو منظور کیئے ہیں۔ یہ اسکیم دراصل جتنے بھی یہاں پر شعبے ہیں سب کو cover کیا گیا ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ ایک اہم چیز منظور ہوئی ہے شاید وہ ہمارے ساتھیوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ وہ یہ ہے کہ دو ادارے منظور ہوئے ہیں دو یونیورسٹی campus منظور ہوئی ہیں، تین ارب روپے کی لاگت سے ایک تربت یونیورسٹی دوسرالوار الائی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ نیپ گورنمنٹ میں دو ادارے بنے تھے، ایک بلوچستان یونیورسٹی اور دوسرا بولان میڈیکل کالج، سردار عطاء اللہ خان مینگل کے دور حکومت میں، جس سے ہزاروں لوگ، ہزاروں طلباء باہر نکلے ہیں اور بلوچستان کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ جو ادارے منظور ہوئے ہیں تربت یونیورسٹی اور لوار الائی یونیورسٹی وہ بھی اسی طرح کا ایک اہم پروجیکٹ ہیں۔ اور اس سے انشاء اللہ ہم امید کرتے ہیں کہ اسی طرح بلوچستان کے لوگ مستفید ہوں گے۔ اور یہ ادارے مستقبل میں مذید مستحکم ہوں گے۔ دوسری جناب اسپیکر! مولانا سرور صاحب نے تو خبر بہت ہی زیادہ گلہ کیا۔ لیکن میں سی ایم بلوچستان اور پوری اسمبلی کی توجہ اس بات پر دلانا چاہتا ہوں چونکہ

\* بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ XXXXXX XXXXX یہ الفاظ حذف کر دیئے گئے۔

پورے بلوچستان میں ایک ہی میڈیکل کالج ہے۔ اور ہم مکران تقریباً کوئی آٹھ سونو سوکلو میسٹر کی فاصلہ پر ہے جس سے وہاں پر آنا اسٹوڈنٹس کا اور یہاں پر تعلیم حاصل کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ تو میں پوری اسمبلی کی توسط سے اور آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ ہمارے جی ڈی اے کے پاس تقریباً کوئی پینٹیس کروڑ روپے کی لاگت سے ایک ہسپتال بشمول accomodation ہم نے بنایا ہے۔ جو ابھی بالکل non-functional ہے۔ تو میں، چونکہ سی ایم یہاں پر نہیں ہیں، تو انشاء اللہ اسکو بعد میں بھی ہم کہیں گے۔ تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس ہسپتال کو as an institution, as a Medical College declare کریں تاکہ مکران کے لوگوں کو وہاں فائدہ پہنچے۔

**جناب اسپیکر:** یہ تجویزاً چھپی ہے کہ structure موجود ہے۔

وزیر جی ڈی اے ابی سی ڈی اے: جی ہاں۔ اسمیں میرے خیال میں کوئی financial support نہیں چاہئے کیونکہ already وہ چیزیں موجود ہیں۔ دوسرا، اسد صاحب نے ایک اہم مسئلے پر پوری اسمبلی کی توجہ دلائی ہے وہ ہے FC کی کشمم ایکٹ۔ جناب اسپیکر! میں اسد صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں۔ اور آپ سب کو پتہ ہے کہ بلوچستان کے آدھے سے زیادہ آبادی مسلک ہے ایرانی بارڈر سے۔ جناب اسپیکر! مرنے سے تو بہتر ہی ہے کہ ہم جیسا بھی ہوا پنے آپ کو کسی نہ کسی طریقے سے محنت مزدوری کر کے ایران سے آٹا چینی گھی وہ آتا ہے۔ تو اس سے بہتر ہے کہ اس پر گزارہ کر کے اپنے آپ کو زندہ رکھ سکیں۔ لیکن FC کو جو یہ ایکٹ دی گئی ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بارڈر ایریا ز کے لوگ especially وہ کچھ دنوں میں نان شہینہ کے محتاج ہونگے۔ جناب اسپیکر! میں پوری اسمبلی سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ بیک وقت ایک ہی آواز میں اس ایکٹ کے خلاف آواز اٹھائیں تاکہ یہ ایکٹ دوبارہ ایفسی سے لیا جاسکے۔ جناب اسپیکر! ہم سب کو پتہ ہے کہ ایفسی بلوچستان میں جو کارروائیاں کر رہی ہیں جو بلوچستان کے حالات بگڑے ہوئے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ظہور! ابھی یہ تو تقریر ہو گئی ہے ناں پوائنٹ آف آرڈنمنس ہوانا۔

وزیر جی ڈی اے ابی سی ڈی اے: نہیں ایک اہم بات ہے۔

**جناب اسپیکر:** دیکھیں آپ ایک ایک پوائنٹ کو لیں ناں اس طرح نہیں ہو۔

وزیر جی ڈی اے ابی سی ڈی اے: آخر میں میں یہ چاہونگا کہ آپ اور پوری اسمبلی۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے آپ کے points on record آگئے ہیں۔ اگر ہم یہ وقffer سوالات کو نہ مٹا دیں۔ دیکھیں ایک گزارش ہے سردار صاحب! اگر ہم تھوڑی دریدیں اگر ہم یہ وقffer سوالات ذرا نہ مٹا دیں۔ تاکہ ہم اس حساب سے چلیں، ٹھیک ہے۔ جی محترم رو بینہ عرفان صاحب اپنا سوال پکاریں۔ رو بینہ عرفان صاحب نہیں ہیں لہذا اُنکے۔۔۔ (مدخلت)۔

**سردار اسلام بن بخود (وزیر آپا شی و بر قیات):** محترم رو بینہ عرفان صاحب نے ایک دو دفعہ پہلے بھی سوالات کئے تھے لایو

اسٹاک پر۔ لائیواسٹاک کا جو منظر ہے وہ بیمار ہیں اور وہ کراپی گئے ہیں۔ ان کی جانب سے میں جواب دینے کیلئے تیار ہوں اگر اجازت دیں۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے۔ چونکہ سوال کنندہ ممبر موجود نہیں ہیں۔ Questions 192 and 196, Live stand disposed of. Stock Department کے سوال پکاریں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** Questaion 210

\* **210 جعفر خان مندوخیل:** 17 اکتوبر 2010 کامو خر شدہ

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکمل صحت کے سرکاری ہسپتاں میں زرعالاج مریضوں کو LP کی مد میں ادویات فراہم کرتی ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیم جنوری 2008ء تا 30 جون 2010ء کے دوران بولان میڈیکل کمپلیکس اور صوبائی سنڈیکن ہسپتال سمیت صوبہ کے تمام ضلعی ہسپتاں میں زیر علاج کس قدر مریضوں کو LP کی مد میں ادویات فراہم کی گئی ان کے نام بمعہ ولدیت، ہسپتال، وارڈ فراہم کردہ دوائی کی لაگت کی تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر صحت:**

اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ کیم جنوری 2008ء تا 30 جون 2010ء کے دوران ضلعی ہسپتاں کی LP کی مد میں دوائی کی خریداری کیلئے متعلقہ ضلعی حکومتیں اور انکے اکاؤنٹ نمبر 4 سے بذریعہ مکملہ خزانہ براؤ راست فراہم کی جا رہی تھیں۔ جس کا صوبائی حکومت کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ اس سلسلے میں تمام ضلعی دفاتر کو تفصیلات فراہم کرنے کی ہدایات کی گئی ہیں۔ جواب موصول ہونے پر تفصیلی رپورٹ پیش کر دی جائیگی۔

**جناب اسپیکر:** Question 20, answer be taken as read, any supplementary

on 210?

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب اسکا آگر آپ جواب میں پڑھ لیں منظر صاحب نے۔ منظری نے جواب دیا ہے۔“ اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ کیم جنوری 2008ء تا 30 جون 2010ء کے دوران ضلعی ہسپتاں کی LP کی مد میں دوائی کی خریداری کیلئے متعلقہ ضلعی حکومتیں اور انکے اکاؤنٹ نمبر 4 سے بذریعہ مکملہ خزانہ براؤ راست فراہم کی جا رہی تھیں۔ جس کا صوبائی حکومت کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ اس سلسلے میں تمام ضلعی دفاتر کو تفصیلات فراہم کرنے کی ہدایات کی گئی ہیں۔

ہیں۔ جواب موصول ہونے پر تفصیلی رپورٹ پیش کر دی جائیگی۔ Sir یہ غلط ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے اگر یہ آپ دیکھ لیں یہ سوال میں نے کیا ہے پہلے بھی ان سے۔ یہ میر اسوال نمبر 110 یہ ملکہ صحت کے متعلق ہے۔ اسی اسمبلی میں میں نے سوال کیا تھا۔ سوال یہ تھا کہ یہ LP کی مد میں اور دوسرے ادویات کی خریداری کے سلسلے میں 2004ء سے لے کر کے 2008ء تک کتنی ادویات خریدی گئی ہیں۔ تو اسیں انہوں نے دو ہسپتاں کی پہلی تفصیل دی ہے جسمیں بولان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال ہے اور سنڈین گن صوبائی ہسپتال کوئٹہ ہے کہ اسیں LP کی مد میں انہوں نے دو کروڑ ایک جگہ خرچ کی ہے اور دو کروڑ ستاون لاکھ بولان میڈیکل میں اور دو کروڑ سنڈین گن ہسپتال میں دو کروڑ دولاکھ روپے انہوں نے خرچ کئے ہیں LP کی مد میں۔ آگے جب ضلعی نظام جس وقت سب سے مضبوط تھا اسوقت اسکا یہی حال تھا 2008ء تک۔ 2010-2009ء اور 2011-2010ء میں ابھی تو ضلعی حکومتیں ختم ہو گئی ہے۔ ابھی کیا کیا آگئی انکو آفت کہ سب ضلعی حکومتوں کی۔ یہ سب جان چھڑانے والی بات ہے۔ اور یہ LP جو Lucrative مد ہے ڈیپارٹمنٹ کا، اسی میں یہ تفصیل نہیں بتانا چاہتے ہیں۔ یہ آپ کے پاس میں بھجوادونگا اگر آپ یہ پڑھ لیں اسمبلی کے جوابات میں سے ہے اسی اسمبلی میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ 2004ء سے 2008ء تک دو کروڑ ایک ہسپتال کیلئے اور دو کروڑ ستاون لاکھ روپے دوسرے ہسپتال کیلئے LP کی مد میں خریداری کی ہے۔

**جناب اسپیکر:** جعفر صاحب! اسیں تو کسی حد تک ملکہ درست ہے، کسی حد تک آپ درست ہیں۔ جہاں تک ڈسٹرکٹس گورنمنٹ ہیں۔ یہ تو ہم سب کو پڑھتے ہے کہ یہ devolved departments تھے۔ ایجکشن، ہیلٹ، جو بھی خریداری ہوتی تھی ڈی سی او ہے، ڈی جی او ہیلٹ کا ہوتا تھا، مجھے بھی اس پارے میں کچھ علم ہے۔ وہ ڈائریکٹ چونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کو فنڈ ز جاتے تھے۔ اسیں ہیلٹ ڈیپارٹمنٹ کی involvement ہے! جہاں تک سنڈین گن ہسپتال یا بی ایم سی کی آپ بات کر رہے ہیں اُس حوالے سے منظر صاحب پوچھ لیتے ہیں۔

**جناب عین اللہ شمس (وزیر صحت):** جناب اسپیکر! جو جعفر خان مندو خیل صاحب کہہ رہے ہیں کہ چونکہ already یہ سوال پہلے بھی آپ کا تھا وہ اسکا جواب پھر اسے مل بھی رہا ہے اور وہ لہر ابھی رہے ہیں۔ وہ جواب اسے مل چکا ہے۔ جہاں تک ڈسٹرکٹ ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے۔ وہ اب ہمارے ہاتھ میں آئے ہیں اُنکے پیسے اب ریلیز ہوئے ہیں۔ اُنکی ابھی تک خریداری نہیں ہوئی ہے اسکے لئے ابھی تک کچھ بھی ہوا ہی نہیں ہے تو تفصیل میں کہاں سے میں دوں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں منظر صاحب! اسیں آپ اس طرح کریں۔  
**وزیر صحت:** جی۔

**جناب اسپیکر:** چونکہ اب ضلعی نظام ختم ہو چکا ہے۔ آپ متعلقہ جو آپ کے اپنے جو E.D.O's Health

ڈسٹرکٹس میں، انکو یہ سوال بھیجیں کہ جو معزز زمبر نے period بتایا ہے، اُس دوران انہوں نے کیا خریداری کی ہے۔ وزیر صحت: جناب اسپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا۔ جعفر خان مندوخیل صاحب کو اس طرح کے سوالات جیسے یہ کہتا ہے کہ LP کی مد میں کتنی ادویات دی چاچکی ہیں۔ اب آپ فرض کر لیں کہ میرے ساتھ دو کروڑ روپے کا allocation ہے LP کی مد میں۔ تو دوسرو روپے سے لیکر دس ہزار تک پندرہ ہزار روپے تک ہم گزارش کرتے ہیں۔ تو آپ مجھے تائیں کہ کتنا heavy documentations ہوں گیں۔ تو میں گزارش کروں گا کہ اس طرح کے سوالات نہ کئے جائیں کہ میرا سارا مکمل ٹھپ ہو کر رہ جائے اور ہم کوئی اور کام نہ مٹائیں۔ صرف ایک سوال کو ڈھونڈنے کیلئے میں پورے صوبے کے منجھٹ کو engage رکھوں۔ کہ فلاں تاریخ سے فلاں تاریخ تک جتنے بھی چیزیں ہوئی ہیں۔ یعنی اس سے اُسکا ہونا کیا ہے یعنی 2008ء سے لیکر آج تک جتنا بھی پیسہ خرچ ہوا ہے۔ یعنی وہ تو خرچ ہو چکا ہے وہ منجھٹ ہی جا چکا ہے وہ نظام ہی جا چکا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں منظر صاحب! گزارش یہ ہے کہ کسی بھی معزز زمبر کا جو بھی اس اسمبلی کا رکن ہے اُسکا یہ استحقاق ہے کہ یہی سوال جواب Standing Committees کے ذریعے ہی حکومت کا ایک انتساب کا عمل ہے۔ وہ جو بھی ممبر ہے اس کا حق ہے۔ آپ سے گزارش یہ ہے۔ ٹھیک ہے ضلعی حکومتیں تھیں۔ آپ نے جیسے خود فرمایا ہے کہ آپ نے انکو چھٹی لکھی ہوئی ہے۔ آپ انکو اور reminder دیں تاکہ اگلے اجلاس تک ہمیں وہ details دے دیں۔ اور وہ اتنا نہیں ہے، اُنکے پاس رجسٹر میں ہو گا وہ ایک گھنٹے میں، کمپیوٹر آج کل ہے۔

عین اللہ شمس (وزیر صحت): میرا کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں فراہم نہیں کرنا چاہتا۔ صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح باریکہ بنیوں والے سوالات۔

جناب اسپیکر: یہ تو آپ وزیر اور معزز زمبر کے درمیان تعلقات پر مختصر ہوتا ہے۔ کہ وہ کتنا چلتے ہیں اُسیں اسپیکر کچھ نہیں کر سکتا ہے۔

وزیر صحت: نہیں، نہیں وہ تعلقات کا معاملہ نہیں ہے۔ بعض دوستوں کو شاید جمعیت فو بیا ہو چکا ہے اُسکے لئے ایک بلاک ایلوکیشن ہم الگ کرتے ہیں تاکہ اُسکا علاج ہو جائے۔

جناب اسپیکر: جب میں وزیر اور ممبر کہہ رہا ہوں تو میرا عین اللہ شمس اور جعفر خان مطلب نہیں ہوتا ہے میں، کوئی بھی مکمل ہو، کوئی بھی ممبر صاحبان ہوں، تو وہ تعلقات بنا کیں گے، اتنے لبے سوالات نہ کریں، لیکن ہم انہیں۔۔۔ (مدخلت)

وزیر صحت: نہیں نہیں یہ تعلقات کی بات نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: یہ تمام ممبر صاحبان کا استحقاق ہے اسپیکر انکو اس استحقاق سے روک نہیں سکتا۔ بہر حال آپ ایک اور

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے جو بھی آپکے E.D.O's تھے انکو دے دیں کہ اس period کا آپ وہ مہیا کر دیں۔ reminder

وزیر صحت: ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جعفر صاحب ہو گیا نا۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: نہیں۔ نہیں جناب اسپیکر! sir نہیں میں ذرا explain کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: explanation میں پھر معاملہ گڑ بڑ ہو جائیگا۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: نہیں۔ نہیں، جب 110 نمبر سوال پر یہ لوگ جواب دیتے ہیں ہیں کہ ہم نے سنڈ میں صوبائی ہسپتال کیلئے اور بولان میڈیکل کمپلیکس کیلئے P.L.K میں اتنی ادویات خریدی ہیں۔ تو آج کس طرح وہ یہ جواب دیتے ہیں ”کہ ہم نے لسٹ منگوائی ہے اس سے۔“

وزیر محکمہ صحت: جب جواب دیا جا چکا ہے اسکو repeat نہیں کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر: عین اللہ صاحب! جب Chair محسوس کر گی کہ آپ جواب دیں تو آپ دیں، ورنہ اگر ضروری نہیں ہو گا تو نہیں ہو گا۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: جناب اسپیکر! یہ مجھے آڑ رہیں دے سکتے ہیں یہ تو آپ مجھے کہیں کہ آپ یہ فلاناں کری یا نہ کریں۔ اسے میں سوالات پوچھ جاتے ہیں چاہے وہ short ہوں چاہے lengthy ہوں، ریکارڈ ڈیکھیں۔ داوی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ عطاء اللہ مینگل صاحب کے وقت سے آج تک وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ ریکارڈ پر آپکو بتادیں گے کہ lengthy questions بھی پوچھ جاتے ہیں۔ ॥ اس کو میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کا خیال رکھتے ہوئے، اس اسمبلی کا اعزت رکھتے ہوئے proper جوابات دینے چاہیں اور time in جوابات دینے چاہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں۔ وہ منظر صاحب سے ہم نے کہہ دیا ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: اور دوائی کا سلسہ تو انتہائی بڑا خطرناک ہے اس سال sir ایک ارب سے زیادہ روپے دوائی purchase کے مد میں ہیں، ہمارے بھٹ میں۔ چالیس کروڑ روپے صرف equipment کے control کیلئے ہیں۔ اگر یہ ایک ارب چالیس کروڑ روپے اس طرح through میں سمجھتا ہوں جیسے انکے سب سے بڑی شکایت پچھلے وقت سے آ رہی ہے، تو یہ جاری رہیگا۔ تو اس میں جیسے اسمبلی کے through میں اسکو

کر سکتا ہوں، otherwise میں کدھری ہیاتھڈیپارٹمنٹ جا کر کے خود control نہیں کر سکتا ہوں۔ میری اپنی position As a Member of Provincial Assembly اسیلی کے فورم سے ہی میں اسکو کر سکتا ہوں۔ لیکن انکو بھی چاہیے۔ ہمیشہ جو آجاتے ہیں تو منشڑ صاحب نہیں ہوتے ہیں۔ جواب نہیں دیتے ہیں۔ فلاں اس ہے، فلاں ہے فلاں ہے غلط جواب دیتے ہیں۔ off-track کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیوں کرتے ہیں؟ اسکے ڈیپارٹمنٹ میں کچھ ہے کہ وہ یہ definitely off-track کر رہے ہیں۔ not یہ دو تین منشڑ اور اسی طرح ہیں۔

**جناب اپیکر:** دیکھیں، کم از کم آپکے اور ہیاتھڈیمنشڑ کے جب بھی سوال جواب ہوتے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔

**جناب اپیکر:** نہیں ناراض نہیں۔ آپ دونوں موجود ہوتے ہیں، یہ خوشی کی بات ہے نا۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جی۔ جی۔ اسکے اوپر میں پھر بھی کہتا ہوں کہ کم از کم face کرتے ہیں۔ چاہے تحریر میں لکھا ہو۔ ادھر ادھر کر دیا ہو لیکن سامنے اکثر face کرتے ہیں۔

**جناب اپیکر:** لیکن وہ اکثر موجود ہوتے ہیں۔ اور سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ تینی صحیح آپ کیلئے، لیکن دیتے ضرور ہیں۔ thank you جعفر صاحب! کہہ دیا منشڑ صاحب کو کہ وہ note لیں گے۔ وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسیلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسیلی):** محترمہ ڈاکٹر رفیقہ سعید ہاشمی صاحبہ، وزیر، نے سرکاری امور کے سلسلے میں کوئی نہ سے باہر جانے کی وجہ سے 20 جنوری 2011ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترمہ شمع پروین مگسی صاحبہ، وزیر، اپنے حلقہ جھل مگسی جانے کی وجہ سے 22 جنوری 2011ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترمہ غزالہ گولہ صاحب، وزیر، نے بغرض کراچی جانے کی وجہ سے مورخہ 22 جنوری 2011ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترمہ عظیمی پیر علی زئی صاحبہ، بغرض علاج کراچی جانے کی وجہ سے 22 جنوری تا انتظام اجلاس تک رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم سینئر صوبائی وزیر، مولانا عبدالواسع صاحب، سرکاری دورے پر بیرون ملک جانے کی وجہ سے آٹھ روز تک کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر محمد عاصم کرد گیلو صاحب، وزیر، نے عدم شرکت کی وجہ سے 22 جنوری 2011ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر شاہ نواز خان مری صاحب، وزیر، نے اہم کام کی وجہ سے مورخہ 22 جنوری 2011ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر امان اللہ نو تیزی صاحب، وزیر، اپنے حلقہ کے دورے پر جانے کی وجہ سے 22 جنوری 2011ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر محمد صادق عمرانی صاحب، وزیر، نے بوجہ ذاتی مصروفیات 22 جنوری 2011ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر قمر علی چکی صاحب

، وزیر، بعچہ ناسازی طبیعت کراچی جانے کی وجہ سے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محمد امام علیگجر صاحب، وزیر، ذاتی امور کی وجہ سے 22 جنوری 2011 کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر عبدالرحمن مینگل صاحب، وزیر، نے دورے پر جانے کی وجہ سے 22 جنوری 2011 کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم محمد یونس ملازمی صاحب، وزیر، بیرون ملک جانے کی وجہ سے رواں اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

**جناب اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟۔ رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔ جی سردار محمد اسماعیل بزنجو صاحب۔

**سردار محمد اسماعیل بزنجو (وزیر آپشاشی و برقيات):** جناب اپیکر شکر یہ۔ جناب اپیکر! میں پھر اُس مسئلے کی طرف آتا ہوں جسکی جو مینگ کل ہوئی تھی اسلام آباد میں CDWP کی مینگ ہوئی تھی۔ یہ اسکیم کوئی نئی نہیں ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے وہاں پڑا۔ یہ اسکیم میں ایک، دوسارے pending میں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک دو دفعہ CDWP کی مینگ ہوئی تھی اُس میں پنجاب اور سندھ کے اسکیمات شامل کیا تھا۔ اور بلوچستان کے اسکیموں کو شامل نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ہم لوگ کا یہاں سے پاریمانی و فدو زیر اعظم سے ملنے لیا تھا اور ہم نے اُن سے request کی تھی کہ بلوچستان کیلئے علیحدہ ایک دن کوئی میں یا اسلام آباد میں، جہاں آپ ضرورت محسوس کریں تو وہاں ایک مینگ کریں۔ جو ہمارے pending اسکیمات ہیں جو دوسارے سے پڑی ہوئی ہیں اور بعض اسکیمات کی پیسے already بلوچستان حکومت کے پاس ہیں۔ لیکن چونکہ وہاں CDWP سے کوئی اگر منظوری نہیں ہوتی ہے تو یہ اسکیم جاری نہیں رہ سکتے ہیں۔ یہ تو وزیر اعلیٰ صاحب کی ہمت ہے کہ کوئی ایک ہفتہ وہاں رہ کے، کس طریقے سے اُس نے اتنے بڑے مینگ کو arrange کیا۔ اگر اُس پر ہم اسکو خراج عقیدت پیش نہیں کریں تو انہائی زیادتی ہو گی۔ سرور صاحب نے جو بات کی کہ جو اسکیم وہاں کا تھا، وہاں لے گیا، وہ تو اُنکا اندر ورنی معاملہ ہے وہ تو وزیر اعلیٰ صاحب آ کے اُن سے بات کریں گے۔ لیکن یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے۔ ایک دوسارے کے بعد جا کے یہ مینگ ہوا ہے، جو بلوچستان کے pending اسکیمات ہیں۔ اُس میں ہر سیکٹر کے اسکیمات شامل ہیں۔ اگر کوئی سرور صاحب کا اسکیمات میں کوئی رد بدل ہوا ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ رد بدل ہو گا اگر ہو گیا تو اس کا بھی طریقہ ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب آئینے ہم بھی اُنکے ساتھ جا کے، ہم بھی سرور صاحب کے ساتھ جا کے کہ جی پرانے اسکیمات ہیں۔ یہ نہیں سکتا اُس میں اسکو غلط فہمی ہے۔ اُنکے اسکیمات change نہیں ہو سکتے ہیں۔

**جناب اپیکر:** ٹھیک ہے۔ علی مدد جنک صاحب۔ ایک منت علی مدد کی باری ہے۔۔۔ (مدخلت)۔ عین اللہ صاحب! پارٹی کا تو یہاں ذکر ہی نہیں ہوا ہے نا۔ یہاں پارٹی کا ذکر نہیں ہوا ہے۔ یہاں ایک آدمی ہے اسکو۔ دیکھیں! آپ اس چیز کو please پارٹیوں سے link نہیں کریں۔ یہ ایک individual بات تھی۔ علی مدد بات کریں پھر اسکے بعد آپ کو

دیتا ہوں۔ جی علی مدد صاحب۔

**حاجی علی مدد جنگ:** thank you جناب اپسکر۔ میں سب سے پہلے تو وزیر اعلیٰ بلوچستان، جس نے پچھلے پندرہ دن سے اسلام آباد میں بیٹھ کے جو بلوچستان کیلئے ترقیاتی اسکیمیں منظور کروایا۔ ہم اُسکو داد دیتے ہیں۔ اور کیونکہ ہمیشہ اچھے کاموں کا ہم نشاندہی کرتے ہیں۔ کیونکہ میں واحد ایک پبلیز پارٹی کا ممبر ہوں جو کہ میں لاوارث اور میر انڈز بھی بند ہے۔ مگر پھر بھی میں اچھے کاموں کو داد دیتا ہوں۔ کیونکہ بلوچستان کے سرزیں پر یہ خرچ ہوتے ہیں۔ اور اُس کیسا تھا ساتھ جناب اپسکر! ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ کا توجہ اور معزز ایوان کا دلا ناچا ہتا ہوں۔ میرے حلقات میں ایک معزز شخصیت جس کا نام مولانا عبد اللہ بڑیج ہے۔ جو کہ بڑیج قومی اتحاد کے چیزیں ہیں۔ پچھلے نو ہفتے سے وہ MPO16 میں جیل میں بند ہے۔ مگر اسکے باوجود آج پچھلے ایک ہفتے سے مسلسل پولیس کی بدمعاشیاں، اُسکے گھر پر، اسکے حمایتوں پر چھاپہ لگا کر اُنکے لوگوں کو لے جا کر بند کر رہا ہے۔ کیونکہ مولانا عبد اللہ بڑیج کا یہ قصور ہے کہ اگلے اُس ایکشن میں اُس نے میرا اور سردار گورنگ کا حمایت کیا۔ dialy اُنکے حمایتوں کو، daily اُنکے لوگوں کو پکڑ کر لے جا کے بند کرتے ہیں۔ اسکے گھروں میں گھستے ہیں۔ کوئی لیڈر یا پولیس والے نہیں ہیں۔ جو کہ یہ بالکل نا انسانی ہے۔

**جناب اپسکر:** ٹھیک ہے آپکا point آگیا۔ تو۔ But he is not a Member of this House.

اسلنے آپ اسکو یہے گورنمنٹ کو in-writing لکھ کر لیں۔

**حاجی علی مدد جنگ:** پولیس کو بتانے کے باوجود میں، اس حلقات کا ممبر ہوں، پولیس سے رابطہ کریں، کوئی ٹیلیفون attend نہیں کرتا ہے۔ ایک معزز جو کہ اپنے قوم کے چیزیں ہیں۔ تو اس کا جناب اپسکر نوٹس لیا جائے۔

**جناب اپسکر:** ٹھیک ہے thank you on record آگئی۔ جی عین اللہ صاحب بات کریں۔

**وزیر صحت:** جناب اپسکر۔ جلے ہوئے دلوں کے جلے ہوئے الفاظ ہیں۔ جب مُنہ سے نکلتے ہیں تو آگ کی طرح برستے ہیں۔ شاید مولوی سرور صاحب بہت جلا ہوا ہے۔ تو میں وضاحت کرنا چاہونگا کہ جو کچھ اُس نے کہا انفرادی طور پر وہ جلا ہوا ہے اُسکو discourage کیا گیا ہے۔ اُسکو اپنے علاقے اور اپنے عوام سے کئے گئے وعدے کے حوالے سے وہ پیچھے چلا گیا ہے۔ ظاہر ہے وہ جذبات میں کچھ کہہ چکا ہے۔

**جناب اپسکر:** نہیں مولوی سرور صاحب تو بہت ساروں کو جلا کر واپس آئے ہیں نا۔ تو آپ جلے ہوئے کیوں کہہ رہے ہیں؟

**وزیر صحت:** جہاں تک CDWP کے مینگ کا معاملہ ہے اُس میں میں نواب صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ اگر ایک شخص پر میرے سوارب روپے ہیں، اُس میں سے کوئی بیس، تیس، اکتیس مل جاتے ہیں تو وہ amount، وہ رقم کم ہو جاتی

ہے۔ اُس پر میں اُسکا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، داد بھی دیتا ہوں، خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں کہ وہ ہمارے صوبے کیلئے 100% percent نہ صحیح 30% کامیاب ہو چکا ہے۔ جہاں تک ہم کامیاب ہو چکے ہیں اُسکو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جہاں پر کمیاں ہیں، جہاں پر خامیاں ہیں۔ جہاں پر ہمارے دیگر ضروریات ہیں، اُس کیلئے اگر ہم بولیں یا کوئی تکلیف کا اظہار کریں یا کوئی مصیبت یا کوئی ڈکٹا کا اظہار کریں، تو ساتھیوں کو اس کار انہیں منانا نہیں چاہیے۔ شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** جی کیپن خالق صاحب۔

**کیپن (ر) عبدالخالق اچکزی (وزیر پنجہم امور نوجوانان):** شکریہ جناب اسپیکر۔ آپ نے آخر کار موقع دیا مجھے بولنے کا۔ میں تھوڑی سی گزارش کروں گا۔ ایک توجہ سے پہلے زمرک خان صاحب نے روڈز کے حوالے سے بات کی۔ پھر اسد بلوج صاحب نے کشم اور ایف سی ایکٹ کے حوالے بات کی۔ اور ساتھ ہی ساتھ بھلی کی بھی بات ہوئی۔ لیکن میں سب سے پہلے مولا ناصر صاحب کی جو CDWP میٹنگ جوکل ہوئی ہے۔ اُس بارے میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ ہر گز ہماری یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم کسی کی کاوشوں کو یا انکی کوششوں کو ہم سراہت نہیں ہے یا انکو ہم accept کرتے ہیں۔ ہم انکو داد بھی دیتے ہیں۔ لیکن انکا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ کیا بلوجستان میں جو روڈ فلات سے لیکر چمن تک یا پھر یہ مولا ناصاحب کے سائیڈ والی جو ہے۔ اور وہ کون سے ایسے پرانجیکش ہیں جو اس روڈ سے بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ گزارش صرف یہ تھی کہ ان ایکیوں کے اندر اگر باقی بڑے بڑے ایکیوں کیلئے پیسے release ہوتے ہیں تو انہیں ہمارے یہ روڈ بھی شامل اگر ہو جاتے تو میرے خیال میں ایسیں ایسی کوئی بری بات نہ ہوتی۔ صرف اتنی سی تھی میں اُسکی اس بات کی اسلئے حمایت کروں گا کہ ساری کاوشیں ساری کوششوں اپنی جگہ پر صحیح لیکن ان روڈز کو بھی مد نظر رکھ کے انکو بھی اتنی اہمیت دینی چاہیے تھی جو بلوجستان میں باقی ایکیوں کیلئے پیسے رکھے گئے ہیں۔ یا release کروائے گئے یا جو بھی ہے اُسکے اوپر۔ باقی رہی جہاں ایف سی کشم کے حوالے سے۔ اُس سلسلے میں میں اسد بلوج صاحب کی حمایت کرتا ہوں انہیں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر کشم کے roles کو، کشم کے قانون کو ایف سی نے لا گو کرنا ہے تو پھر پولیس کے roles اور انکی system کو بھی ایف سی کے حوالے کیا جائے۔ تاکہ وہ انکے جگہ پر بھی کام کریں۔ حالانکہ ہوتا یہ کہ جہاں جہاں ایف سی ہے وہاں پر آپ کے کشم بھی لگی ہوئی ہے۔ وہاں پر آپ کے Custom Houses کی نفایاں ہیں۔ وہاں پر پوسٹنگ ٹرانسفر ہے وہاں پر سب کچھ ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ یہ کہ سارا اسٹیم ایف سی کا بھی اور کشم کا بھی سارا ایف سی نے اپنے کنٹرول میں لیا ہوا ہے۔ لہذا گزارش یہ ہے کہ اسکے اوپر ایک بامعنی، ایک ایسا اجلاس ہونا چاہئے کہ جس پر سارے ممبر شرکت کر سکیں۔ اور ہر ایک بندہ ہمارا جو، جس طرح اسد بلوج صاحب نے کہا کہ ہمارے اکثر لوگ کا ذریعہ معاش انہیں دور استتوں سے مسلک ہیں۔ اگر اسکے اوپر آج آپ پابندی لگادیتے ہیں انکے کشم role کو آپ انکے حوالے کرتے ہیں۔ تو انہیں straight away آپ ان

سے روزگار چھیننے کی موقع چھین رہے ہیں آپ۔ جو کہ انکا پھر fall-back جو ہو گا وہ ہمارے اوپر ہو گا۔ burden پڑیگا اُن لوگوں کیلئے روزگار کے موقع نہیں ہونگے۔ اُن سے ہمارے لئے problems create ہونگے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ اس اسمبلی کیلئے، ہماری گورنمنٹ کیلئے problems create ہونگے۔ ایک اور بات زمرک خان صاحب نے یہ کی کہ میں نے پچھلے ڈھانی تین سال میں ٹیوب ویل لگائے ہیں۔ لیکن واپڈا کے اوپر وہ برس پڑے ہیں کہ انہوں نے آج تک نہ ٹرانسفر مر لگائے ہیں نہ انکو کاشن دی ہیں۔ میں یہی Honourable Member سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کے اندر اسٹرف کیوں کوئی اشارہ نہیں کرتا کہ جو بجلی کی میں ٹرنسیشن لائے یا میں ٹاورز گرائے جاتے ہیں ہر روز۔ جہاں جہاں گرائے جاتے ہیں انکی طرف کوئی کیوں اشارہ نہیں کرتا؟ انکو کیوں point out نہیں کیا جاتا کہ یہ کون لوگ ہیں جو وہاں پر main ٹرنسیشن لائے آپکے گرد یتے ہیں۔ پھر اگلے ایک مہینے کیلئے آپکا پورا صوبہ تاریکی میں ڈوبا ہوتا ہے۔ صرف کوئی کونہ دیکھیں آپ انہی چوبیں گھنے میں ہماری طرف آئیں، چوبیں گھنے میں آپ کو چار گھنے میں بمشکل میسر ہوتی ہیں۔ آپ contact کریں واپڈا والوں سے وہ کہتے ہیں کہ sir کام جاری ہے main ٹاورز کو ہموں سے اڑا دیا گیا ہے۔ QESCO Chief کی statement ہے میں کلو میٹر کی تارو ہاں سے چوری ہو گئی ہے main لائے سے۔ انہی آپ انداز کریں کہ سروں تارا گر تیں کلو میٹر کی چور ہوتی ہے اور اسکا کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہیں ہے۔ اور پھر اور پر سے یہ بلیک میلنگ بھی ہوتی ہے کہ اگر آپ، بہت سارے لوگ اسٹرخ کرتے ہیں کہ ”آپ اگر ہمارے تین بندے، انکو روزگار دو گے انکو نو کریاں دو گے تو میں اپنے علاقے میں ان لوگوں کو اس لائے کے اوپر لگا دیتا ہوں وہ انکو protect کریں گے، otherwise یہ ہماری responsibility ہے ہم نہیں کر سکتے ہیں۔“ یعنی کہ State within State لوگ بنار ہے ہیں۔ لیکن اسکی طرف اسمبلی میں کوئی اشارہ نہیں ہو رہا ہے کہ کون کیوں اسٹرخ کرتے ہیں؟ ہمارے پاس مثال موجود ہے بہت ساری جگہیں ہیں کہ اس کے اوپر ایسے ہیں کہ جہاں پر لوگ یہ بلیک میلنگ کر رہے ہیں۔ Not one place at two to three places ”کہ آپ ہمارے بندے بھی لگاؤ گے، ہم انکو protect کریں گے۔“ اسکی کوئی گارنٹی نہیں ہے آپکی لائے آج ایک ٹاور اڑا ہے کل دو ٹاور بھی اڑ سکتے ہیں آج 30 کلو میٹر کی تار چوری ہوئی ہے کل 60 کلو میٹر کی تار بھی چوری ہو سکتی ہے۔ لہذا اسکے اوپر بھی معزز ایوان سے میری گزارش یہ ہے، ہر کن سے گزارش ہے کہ ہر ایک بندے کو اسکی طرف بھی اشارہ کرنا چاہئے۔ ہمیں اسٹرخ اپنے کان بند نہیں کرنے چاہئیں۔ آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں۔ کہ ہم صرف اور صرف گورنمنٹ کے اداروں کو تو برستے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں جو short-fall ہے اسکی طرف ہم کوئی نظر نہیں رکھتے ہیں۔ ہمیں اپنے گریبان میں دیکھنا چاہئے اور ہمیں اسکی طرف بھی اشارہ کرنا چاہئے۔ اگر ہم اپنے ساتھ، اپنے عوام کے ساتھ یا اپنے صوبے کے ساتھ ملخص ہیں اور ہم اسکی طرف نظر رکھتے ہیں۔ Thank you جناب اپنیکر صاحب۔

**جناب جعفر جارج:** point of order جناب اپسکر۔

**جناب اپسکر:** جی جعفر جارج صاحب۔

**جناب جعفر جارج:** جناب اپسکر! شکر کرتا ہوں خداوند یسوع مسیح کے نام سے، جس نے اس زمین و آسمان کو تخلیق کیا۔ Honorable Speaker میں آپ کا نہایت شکرگزار ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ نو مہینے پہلے ایک لاہور میں میرے ساتھ زیادتی ہوئی۔ I want to just share کچھ کہن تو بھی پیاڑ رہا ہے۔ کچھ کہنے لوکی ہنسدے نہیں۔ چُپ رہیے سینہ سردا ہے۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ جناب اپسکر! یہ میرے پیٹ سے یا آواز آرہی ہے اسلئے کہ میں بحیثیت بلوچستانی پنجاب میں گیا۔ وہاں پر میرے ساتھ جو کچھ ہوا بحیثیت وزیر، تو یہاں سے مجھے، اکیلا میں لاہور میں کھڑا ہو کر جیئے بھٹو، جیئے بی بی، جیئے زرداری کے نعرے لگا رہا تھا۔ اور میں نے victory کا نشان دیا۔ کہ یہ لاہور کے مقدمے ہوتے رہتے ہیں پیپلز پارٹی کیلئے۔ اور میں اکیلا۔

**جناب اپسکر:** نہیں آپکا؟ What is your point of order?

**جناب جعفر جارج:** I will come on my point, please.

**جناب اپسکر:** جی۔

**جناب جعفر جارج:** میں ادھر سہہ کر آیا ہوں آپ تھوڑا سا سُن لیں۔ یہ ہوا ہے کہ وہ جھوٹا کیس جو لاہور میں مجھ پر بنا، وہ خدا کا شکر ہے کہ میں اکیلے نہیں۔ اور پنجاب کے جو اقلیتی نمائندے ہیں ایم پی ایزاً کی support کیا تھا اور جناب نو ابزادہ حاجی میر لشکری خان رئیسانی کے stand لینے پر، میں نے وہ case چھیتا ہے۔

**جناب اپسکر:** چلو مبارک ہو۔

**جناب جعفر جارج:** اور یہاں پر اسمبلی کے اندر مجھے یہ کہا گیا کہ جعفر جارج بدحال کریگا۔ جعفر جارج بلوچستان کا فخر ہے۔ اسلئے کہ میں کبھی نہیں جھکا اُس point پر کہ جہاں پر ہماری عزت کو لاکارا جائے۔ میں نے کہا اکیلا ہم اس case کو لڑیں گے۔ اور میں چیت کر آیا ہوں یہ case۔

**جناب اپسکر:** چلو بہت اچھا ہوا۔

**جناب جعفر جارج:** یا آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے تمام جو لوگ ہیں انکو انسان سمجھا جائے۔ ایک منظر ہوتے ہوئے میرے ساتھ جو لاہور، پنجاب گورنمنٹ نے رو یہ رکھا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قابلِ ندمت ہے۔ اور آپ اپسکر صاحب ایک خط لکھیں انکو کہ ہمارے جو بلوچستانی بھائی ادھر آتے ہیں انکو جو due respect ہے وہ انکو دی جائے۔

**جناب اپسکر:** ٹھیک ہے۔ thank you۔

**جناب جعفر جارج:** جو آپ استحقاق کی بات کرتے ہیں دوسرا ممبر زکیلے تو میں یہ سمجھتا ہوں میرا بھی وہی حق ہے۔ آپ تمام ممبرز مولانا سرور کیلئے بول رہے ہیں۔ وجہ کیا ہے کہ جب میں بول رہا تھا میری کرچن ہاؤس گر اسکم جو میں نے CDWP سے منظور کرائی، اُسکے فنڈ زروک لئے گئے۔ لیکن کوئی ایک معزز ممبر میرے لئے نہیں بولا۔ یہ تضاد ہے ہمارے درمیان۔ یہ معاشرے میں مساوات کو برقرار رکھنے کیلئے ہمیں قربانیاں دینی پڑیں گیں۔ Thank you.

**جناب اپیکر:** جی اسفند کا کڑ صاحب—Minister Food—thank you—Gj.

**اسفند یار کا کڑ (وزیر خوراک):** جناب اپیکر! بہت شکر یہ آپ نے بولنے کا موقع دیا۔ میری اس ایوان سے یہ گزارش ہے کہ ہمارے جو بلوچستان کے جو پی ایس ڈی پی جسمیں بلاک ایلوکیشن رکھا گیا تھا اُسکو براہ مہربانی سارے معززین سارے ممبران ان سب کے برابر اسکو تقسیم کیا جائے۔ کیونکہ اگر اسکو یہ طرفہ تقسیم کیا گیا ایسا کو کچھ لوگوں کے کہنے پر تقسیم کیا گیا یا کچھ حلقوں میں تقسیم کیا گیا میرے خیال میں بہت زیادہ زیادتی سارے ممبران کیسا تھہ ہوگی۔ ہر کسی کا حلقہ ہے ہر کوئی جیت کر آیا ہے۔ ہر کسی کا اُسی طرح وہاں پر تحفظات ہیں۔ تو میری اس ایوان کے توسط سے یہ گزارش ہے۔

**جناب اپیکر:** یہ کابینہ میں بھی آپ بات رکھیں آپ کیبٹ ممبر ہیں وہاں بھی یہ بات لے جائیں بہت اچھا ہو گا نا۔ کیونکہ فیصلے Cabinet میں ہوتے ہیں۔

**وزیر خوراک:** thank you, sir.

**جناب اپیکر:** جی ڈاکٹر فوزیہ مری صاحبہ۔

**ڈاکٹر فوزیہ نذیر میری (مشیر برائے وزیر اعلیٰ و ممبر پاکستان نرنسگ کونسل):** شکر یہ جناب اپیکر آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ جناب اپیکر صاحب! آپ کی توسط سے میں یہ چونکہ میں کیبٹ کا حصہ نہیں ہوں۔

**جناب اپیکر:** You are the Advisor with the Status of Minister.—

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ و ممبر پاکستان نرنسگ کونسل:** لیکن یہ جو advisors ہیں ہم پانچ لوگ، ہم لوگ کیبٹ کا حصہ نہیں ہیں۔ لہذا ہم اپنی بات صرف اسمبلی میں کر سکتے ہیں۔ تو میں آپ کی توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ اس جانب دلانا چاہوگی کہ جو CWDP کا جو آج آیا ہے ایک خوشنگوار، بہت عرصے کے ماحول بنا، مبارکبادوں کا سلسلہ چلا۔ تو ہمارے لئے تو ایک بہت خوش آئند بات ہے۔ جناب اپیکر! آج کے جو یہ لست آئی ہے اخباروں میں امیں سو ڈیلی ایکشن ڈیز کا ذکر ہے۔ تو ظاہر ہے علاقے تو پر اونسل گورنمنٹ decide کر گی۔ پھر ہمارے جو Elected Representative ہیں انکی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ترقیاتی کام اُنکے علاقوں میں جائیں۔ اور جو ہم reserve seats پر آئے ہوئے ہیں وہ بھی علاقے رکھتے ہیں۔ تو میں چاہوگی کہ وہ ہمیں بھی اتنی importance دیں کہ ہم بھی علاقے nominate

کر سکیں۔ ایک تو یہ request تھی۔ اور دوسری request یہ ہے کہ ہم لوگ تعلیم کی طرف جا رہے ہیں۔ صحت کے حوالے سے ہمیں بہت سارے این جی اوز ہمارے صوبے میں کام کر رہے ہیں۔ لیکن جناب اسپیکر جہاں ہم بات کرتے ہیں میڈیکل کالجز کی۔ تو اسکے ساتھ ساتھ ہم نرنسگ کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ہمارے پاس اسوقت صوبے میں صرف ایک نرنسگ اسکول ہے جسمیں جو سو ٹو ڈنٹس کی capacity ہے وہ صرف hundred ہے۔ یعنی سو لڑکیاں آجائیں۔ وہ بھی پہلے پنجاب سے آتی تھیں لیکن اس دفعہ ہم لوگوں نے بلوچستان کی لڑکیوں کو آگاہی دلائی اور انکو موقع دیا تو 80% داغلہ جو ہیں ہمارے بلوچستان کی لڑکیوں کو ملے ہیں۔ جسمیں سے 60% جو لڑکیاں ہیں وہ مکران سے آئی ہیں۔ توجہ ہمارے لوکل بچیاں آئیں گیں تو پھر وہ ہمارے اپنے علاقوں میں جائیں گیں۔ اور وہ صحت کے حساب سے وہ علاقے آباد بھی ہونگے۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب! یہ کوئی discussion نہیں ہو رہی ہے۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ و ممبر پاکستان نرنسگ کونسل:** میں آپ کو request کر رہی ہوں میں ایک چیز آپ کے knowledge اور ہاؤس کیلئے میں بتانا چاہتی ہوں کہ جب Friends of Pakistan کی funding تھیں۔ تو اسوقت وفاقی حکومت نے ہم سے demand کی کہ جی آپ دیے دیں ہیلاتھ کے حوالے سے آپ کس کس چیزوں میں کام کرنا چاہتے؟ تو میں نے تین اسکول ایک مکران اور ایک ژوب اور ایک کوہلو نرنسگ اسکول کی تجویز دی۔ لیکن چونکہ Friends of Pakistan کا پیسہ رک گیا وہ نہیں آیا لہذا یہ تجویز دھرے کی دھرے رہ گئی۔ اور ہماری جو requirement ہے صوبے کی اسوقت وہ پوری نہیں ہو رہی ہے۔ تو یہ چیزیں بھی شامل کی جائیں پلانگ اینڈ دی پلمنٹ میں کہ جتنا ڈاکٹرز کی seat ہم ہیں تو ڈاکٹرز کیسے کام کریں گے اور ہسپتال کیسے چلیں گے؟ تو بس یہ گزارش تھی۔

**جناب اسپیکر:** نہیں بات تو آپ کی بالکل بجا ہے۔ اُس پر ہیلاتھ منستر صاحب کو توجہ دینی چاہئے۔ ہیلاتھ منستر صاحب! ڈاکٹر فوزیہ نے ایک بات کی کہ نرنسگ کے شعبے کو ذرا strengthen کیا جائے۔ میرے خیال میں ہیلاتھ کے حوالے سے یہ۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ و ممبر پاکستان نرنسگ کونسل:** نہیں ہیلاتھ منستر صاحب تو totally agree جو ہے وہ agree بھی کرتے ہیں اور support بھی کرتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں آپ اگلی بجٹ میں آپ ذرا اسکو دیکھیجیے گا، جو آنے والی ہے اسکو۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ و ممبر پاکستان نرنسگ کونسل:** شکریہ جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** جی جعفر صاحب پھر اسکے بعد طارق بھٹی۔ جعفر صاحب! ایک اور گزارش ہے کہ آپ جتنے سینئر ارکین ہیں اگر کسی وقت میرے Chamber میں تشریف لے آئیں۔ ہم ایک وہ زیر و آور ہوتا تھا یہاں یہ جتنے بھی

یہیں یہ point of order raise کرنا، مطلب یہ بالکل جو ہے میں rules سے ہٹ کر تعاون کر رہا ہوں۔ یہ بالکل ہماری پوری تقریر ہو جاتی ہے جو کہ point of order پر نہیں ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے پاس ایم پی اے صاحبان نہیں ہیں تمام Cabinet میں ہیں۔ تو ہر ایک کو بولنے کا خیال ہوتا ہے اسلئے میں allow کرتا ہوں۔ لیکن اگر آپ کسی وقت seniors تمام آجائیں میرے پاس، ہم بیٹھ کر آخر میں ایک half an hour رکھ لیتے ہیں۔ تاکہ اسمبلی جتنے علاقائی مسئلے ہیں وہ ہم زیر بحث لا سیں۔ جی جعفر صاحب آپ بات کریں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب بالکل بہتر آپ کی تجویز ہے۔ کیونکہ یہ پواسٹ آف آرڈر پر جب میں خود اٹھتا ہوں تو مجھے خود اچھا نہیں لگتا ہے۔ اور دوسرے ممبران جو اٹھتے ہیں وہ بھی۔

**جناب اسپیکر:** کیونکہ یہ پواسٹ آف آرڈر بنتا ہی نہیں ہے۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** منظر ہیں تحریک التوا وغیرہ وہ نہیں لاسکتے ہیں point of order definitely پڑھ کر کے انکو بولنا پڑتا ہے۔ اسلئے اسکی میں حمایت کرتا ہوں آج ہی اسمبلی سیشن کے بعد۔

**جناب اسپیکر:** ہاں کوئی سینٹر ممبران آئیں تاکہ بیٹھ کے ہم اسکو کریں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** ہاں اسمبلی کے سیشن کے بعد آتے ہیں کیونکہ یہ ثابت تجویز ہے۔

**جناب اسپیکر:** Thank you جی۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** سب سے پہلے تو میں، جعفر جارج چلے گئے اسکے بعد میں بات کرتا ہوں۔ اچھا بیٹھے ہیں۔ جعفر جارج کی میں حمایت کروں گا اس غریب کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ پنجاب پولیس، میں نے خود دس سال پنجاب میں گزارے ہیں۔ پنجاب پولیس جتنی گندی پولیس ہے وہ دنیا میں کہیں آپکو نہیں ملے گی۔ کبھی اسکو، بری بات ہے عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں کوئی مثال ایسا ہے کہ انکا دینے کیلئے بڑی اچھی مثال ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں آپ رہنے دیں وہ مثال۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** اسمبلی میں بھی لیڈریز بھی ہیں۔ لیکن وہ ہمیشہ جو ہیں بدراہ کرتی ہیں اپوزیشن والوں کو یا دوسروں کو پھر اس طرح کی۔ جسمیں اس غریب کی منظری بھی گئی۔ اور کافی ملک میں اسکی توہین بھی ہوئی۔ میں نے تو اسوقت بھی اسکی حمایت میں دیا تھا مجھے پتہ تھا کہ انکے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ آج بھی بہر حال مبارک دیتا ہوں کہ اسمبلی سرخ رو ہو گیا۔ اور میں چیف منستر سے اس اسمبلی کے توسط سے request کرتا ہوں کہ اسکی منظری بھی بحال کر دیں (ڈیک بجائے گئے)۔ کیونکہ اسی ایک ناجائز case کی وجہ سے اسکی منظری گئی تھی۔ جو عدالت نے اسکو بری کر دیا ہے وہ سرخ رو ہو گئے ہیں۔

تو آج اکنہ وہ بھی بحال کر دیں۔ پاؤ نٹس تو وہی ہیں تو ایک تو یہ میرا تھا ایک ہمارے اسفند یار صاحب نے بلاک ایلوکیشن کی بات کی۔ sir بلاک ایلوکیشن خرچ ہو چکا ہے۔

**جناب اسپیکر:** آپ بلاک ایلوکیشن کو نہیں touch کریں تو بہتر ہو گا۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** نہیں اگر اسکی مدد میں آپ کو اسکیمیات کی تفصیل چاہئے تو میں پیش کر سکتا ہوں۔ بلاک ایلوکیشن خرچ ہو چکا ہے۔ وہ خرچ کر دیا ہے انہوں نے پی اینڈ ڈی نے اپنے discretion پر خرچ کر دیا ہے۔ آپ کو چاہئے ہم لوگوں کو چاہئے کہ اسکے اوپر نظر رکھیں۔ یہ میں صحیح بات کہہ رہا ہوں۔ ایک بار بلاک ایلوکیشن رکھ دیتے ہیں، پھر table کے نیچے ان سب کو خرچ دیتے ہیں۔ اربوں روپے کے جو ہیں غیر قانونی خرچ کئے ہیں جسکی کوئی قانونی وجہات نہیں ہیں، نہ کیونٹ سے منظوری لی گئی ہے، نہ اسمبلی سے منظوری لی گئی ہے بس اپنے description کے اوپر چالیس پر سند جو بھی دے دیں وہ اُسکو جتنا فائدہ مانگے وہ مل جاتا ہے۔ میرے سامنے لوگوں نے دس دس کروڑ بھی لئے میں بس بھی لئے۔

**جناب اسپیکر:** Thank you شیخ جعفر صاحب۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** ہاں، ایک مجھے افسوس ہوتا ہے بعض وقت ایک PIA کی air tickets کے sir۔ آپ نے ایک بڑی مہربانی کی تھی یہاں اپنی صدارت میں ایک میٹنگ کی تھی جسمیں میں، اسلام بزنجو صاحب، دوسرے سینئر، زمرک صاحب، سب ہم لوگ شامل ہوئے تھے air tickets کے جو کرائے زیادہ تھے PIA کے۔ ہم نے مثال دی تھی کہ بھی لاہور کراچی میں خود نے اس بارٹکٹ لیا پھر ہزار پانچ سو کا ہے۔ جو اس سے فاصلہ زیادہ ہے۔ لیکن کوئی کراچی جو ہے وہ دس ہزار کا ہے یا ساڑھے نو ہزار کا ہے۔ اس وجہ سے آپ نے ایک میٹنگ کاں کی تھی اسکے اوپر۔ پھر پی آئی اے نے دوبارہ کبھی response نہیں دیا ہے۔ تو آپ kindly اگر اسکو check کر لیں۔ یہ ایک ضروری ہے۔ ابھی تو جایا نہیں جاسکتا ہے انسان۔ روڈز کی حالت آپکے سامنے ہے۔ مٹنگ کے اوپر آپکے سب کچھ screen کر دیتے جاتے ہیں nothing is left۔ وہ خوش قسمت ہوتے ہیں جو اپنے گھر کپڑوں کے ساتھ پہنچ جاتے ہیں۔ ورنہ اور تو کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ لوگ مجبور ہیں by air by air by air سفر کرنے کیلئے۔ air کی حالت یہ ہے۔ دوسری air کی دوسری سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ جہاز کم ہیں۔ اسی ٹکٹ پر لوگوں کو جگہ نہیں ملتی ہے کیونکہ لوگ مجبور ہیں۔ جیسا ابھی لاہور کراچی، لاہور، اسلام آباد دوسری جگہ پر چلتی ہیں وہ چلائی جائیں یا اسوقت تک جیکن وہ چلتے ہیں کوئی بڑی ایک air-bus چلائی جائیں۔ یادوسرے جہاز چلائے جائیں۔ تاکہ ادھر یہ passengers کا مسئلہ یہ حل ہو سکے۔ بہر حال ان چیزوں کو پہلے بھی آپ نے اٹھائے تھے اس میٹنگ میں اسی میٹنگ میں دوبارہ آپ call کر لیں۔ ایک میں، آج میں مسلم باغ کے ڈائیکٹ کے حوالے سے اخبار میں میں نے پڑھا۔ مجھے اس سے پہلے بھی پہنچ لگا۔ ہمارے چیف سیکرٹری صاحب جو ہیں احمد بخش بڑی نے

وہ ڈائنامنٹ کا جو مافیا تھا اسکو ختم کر کے order open کر دیئے، واپس mines open ہو گئے ہیں  
-mines چاؤ ہو گئے ہیں۔ وہ اس بات پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آج لوگ میرے پاس، کل بھی آئے تھے پرسوں بھی آئے  
تھے مبارکبادے رہے تھے اور شکریہ ادا کر رہے تھے گورنمنٹ کا۔ اپیشلی چیف سیکرٹری صاحب کا۔ حالانکہ انہوں نے بتایا۔

بولتے ہیں جب ہم پہلے، اس سے پہلے ہم کمشنر کے پاس گئے۔ تو کمشنر نے کہا کہ XXXXXXXXX  
جناب اسپیکر: نہیں نہیں یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** نہیں یا نکلے الفاظ ہیں۔ میں اپنے الفاظ نہیں بتا رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں پلیز۔ پلیز۔

مولوی محمد سرور موی اخیل (وزیر محنت و افرادی قوت): میرے خیال میں۔

جناب اسپیکر: سرور صاحب! میں نے حذف کر دیا ہے۔ آپ بیٹھیں نا۔ ماحول اچھا چل رہا ہے۔ میں نے الفاظ  
حذف کرنے، آپ تشریف رکھیں۔ ابھی اس پر دو گھنٹے کی تقریر ہے آپ اُسیں بول دیں نا۔۔۔ (مداخلت۔ شور)۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** ابھی میں تقریر کر رہا ہوں sir۔ یہ میرا استحقاق مجروح کر رہا ہے۔

جناب اسپیکر: سرور صاحب! دوں گا بیٹھیں آپ۔۔۔ (مداخلت۔ شور)۔ سرور صاحب! موقع دوں گا نا۔ تو ابھی تو  
یہ بول رہے ہیں نا۔ جعفر صاحب! دیکھیں نا! آپ نے بھی بات، کسی کا نام لے کے نا۔ سرور صاحب! میں نے کہہ دیا  
ہے۔ دیکھیں الفاظ حذف کیتے جائیں۔ (ماٹک بند۔ مبران بولتے رہے)۔ چلیں دونوں بیٹھ جائیں۔ سرور صاحب! جعفر  
صاحب! دیکھیں ایک معزز ممبر یہاں حاضر نہیں تھے اسکا نام لینا یا کمشنر کا ریفرنس دینا، دیکھیں جو آدمی موجود نہیں ہے۔ مناسب  
نہیں تھا۔۔۔ (مداخلت۔ شور)۔ دیکھیں سرور صاحب پلیز۔ صادق صاحب۔ سردار اسلام صاحب پلیز آپ ذرا دونوں مہربانی  
کریں بیٹھی۔۔۔ (مداخلت۔ شور)۔ سردار صاحب پلیز، دیکھیں سرور صاحب پلیز، پلیز۔ آپ دونوں بیٹھیں۔ جعفر  
صاحب! دیکھیں پلیز۔ آپ لوگ دونوں تشریف رکھیں۔ جی طارق بگٹی صاحب۔ طارق بگٹی صاحب آپ بات کریں۔ جعفر  
صاحب! آپ دونوں پلیز بیٹھیں پلیز۔ پلیز۔ نہیں دیکھیں مناسب نہیں ہے کہ جو آدمی نہیں ہے۔۔۔ (مداخلت۔ شور)

House کو 15 منٹ کیلئے adjourned for fifteen minutes.

(اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 44 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)۔ (اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 59 منٹ پر دوبارہ شروع ہوا)

بحکم جناب اسپیکر XXXXXXXXXX یہ الفاظ حذف کر دیئے گئے۔

**جناب اسپیکر:** آج کی بقايا کارروائی اگلے سیشن 25 تاریخ تک کیلئے موخر کی جاتی ہے۔ کیونکہ وزیر خزانہ بھی موجود نہیں ہیں، جنہوں نے ملازمین کے انشورنس کا ترمیمی مسودہ قانون پیش کرنا تھا۔ وہ ضروری میئنگ کی وجہ سے اسلام آباد میں ہیں۔ آج کی کارروائی سیکرٹری اسمبلی! 25 تاریخ کے ایجندے میں شامل کریں۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 25 جنوری 2011ء بوقت 11 بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپھر ایک بجے اختتام پذیر ہوا)

